شذرات

قاری سلمان احمد

محبت مجھے ان جوانوں سے ہے

محبت مجھے ان جوانوں سے ہے
ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں کمند۔

نوجوان ہر قوم اور ہر ملک کا سرمایہ افتخار ہوتے ہیں اور ان کا وجود کسی بھی معاشرے کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی سی حیثیت رکھتا ہے۔ جوان خون کے بغیر کوئی بھی ملک ترقی نہیں کرسکتا۔ قوم و ملک کی ساری امیدیں نوجوانوں سے ہی وابستہ ہوتی ہیں۔ معاشرے کے دوسرے طبقوں کی طرح نوجوان بھی برائی ں نشش سے متاثر ہوکر بھٹک سکتے ہیں بلکہ ان کے بھٹکنے کا سامان اس لئے بھی زیادہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی ناتجربہ کاری کے باعث اچھے برے میں مشکل ہی سے تمیز کرسکتے ہیں نوجوانوں کا گرم خون اور طبیعت کا سیماب پن انہیں ہر اس کام کی طرف راغب کرتا ہے جو دشوار اور اچھوتا ہو اور ایسا کرتے ہوئے وہ بالعموم وقتی فوائد سے متاثر ہوکر دریا میں کشتی ڈال دیتے ہیں اور کسی بھی امرکے دوررس نتائج کی پرواہ نہیں کرتے۔

لیکن انہی نوجوانوں میں سے کچھ شاہین صفت ایسے بھی ہوتے ہیں کہ طبیعت کی فطری تیزی کے ساتھ ساتھ اور سمندر کی تلاطم خیزی کے ساتھ ساتھ ندی سا سکون بی رکھتے ہیں اچھے اور برے میں تمیز بھی روا رکھتے ہیں اور یہی وہ ہیں جو بلاشبہ لالہ و گل نمایاں ہوجاتے ہیں اور یہی وہ نوجوان ہیں جن کے لئے اقبالؒ جیسے عظیم المرتبت شاعر اپنے اس شعر میں رطب اللسان ہیں۔

محبت مجھے ان جوانوں سے ہے
ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں کمند

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ کون سی خوبیاں ہیں جو کسی نوجوان کو اپنے ہمعصروں اور معاصرین سے ممتاز کرتی ہیں اس کے لئے ایک ہی راہ ہے کہ قرآن و

سنت کے لباس میں ملبوس ہو جائے جو فی الحقیقت تمام خوبیوں کا منبع و مصدر ہیں اگر اس کڑے کا تمسک ممکن ہو سکے تو پھر یہی نوجوان گوہر نایاب کی شکل میں ابھرتا ہے۔بقول شاعر

قرآن میں ہو غوطہ زن اے مرد مسلماں
اللہ کرے گا تجھے عطا جدت کردار

پھر اس گوہر نایاب کو لوگ آئیڈیل کے طور پر پیش کریں گے اور ہر معاصر اس کی دوستی کا خواہاں ہو گا کیونکہ علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ:

لیس الشان ان تحب: انما الشان ان تحب

یعنی شان یہ نہیں ہے کہ تم کسی کے پیچھے محبت کرنے کی غرض سے مارے مارے پھرو بلکہ شان یہ ہے کہ اپنے اندر ایسے (Telents) پیدا کرو کہ لوگ تمہیں کہیں ہم تمہارے ساتھ تعلق استوار کرنا چاہتے ہیں۔

ایک بار پھر اقبال کو یاد کرتے ہیں جو اس شعر میں رطب اللسان ہیں۔

وہی جواں ہے قبیلے کی آنکھ کا تارا
شباب جس کا ہے بے داغ، ضرب ہے کاری

گویا اس شعر سے ہمیں پتہ چلا کہ نوجوان کے لئے نہ صرف پاک دامن ہونا ضروری ہے بلکہ مقابلے کی قوت بھی اس میں پیدا ہونی چاہئے۔اگر ایک طرف شرافت کے گوہر کا ہونا ضروری ہے تو دوسری طرف یہ شرافت برائی کا مقابلہ کرنے میں اس کے آڑے نہ آئے اس میں وہ ضرب کلیم بھی ہونی چاہئے جو پہاڑوں کے سینے پاش کردے۔ ایک طرف تو وہ ایمان کی قوت سے بہرہ ور ہو اور دوسری طرف اس میں زہرہلاہل کو زہرہلاہل کہہ سکنے کی جرات بھی ہونی چاہئے۔ یہ وہ خوبیاں ہیں جن کی بدولت ایک نوجوان ملک و ملت کی بنیادیں مضبوط کرنے میں اور انسانیت کی فلاح میں بھرپور کردار ادا کرسکتا ہے اور ایک ایسا معاشرہ ترتیب دے سکتا ہے جو خیرالقرون کے عہد کو ایک

مرتبہ پھر اسٹیج کر سکتا ہے۔

اب ذرا ایک نظر عہد حاضر کے نوجوانوں پر ڈال لی جائے تصویر کے دو رخوں کی طرح یہاں بھی ایک پہلو روشن ہے اور ایک تاریک۔ پہلے ذرا تاریک پہلو کی طرف آئیں۔ سائنسی ترقی کے ساتھ ساتھ برائی اور جرائم کے نت نئے طریقے وضع ہوتے گئے اور آج کے نوجوانوں کی ایک بڑی اکثریت ان کی طرف راغب ہو گئی ہے ان کی وہ صلاحیتیں جو اگر مثبت سمت میں استعمال ہوتیں تو نہ صرف ان کی زندگیوں کا بلکہ اقوام کی زندگیوں کا نقشہ پلٹ دیتیں لیکن منفی سمت میں استعمال ہونے کی وجہ سے انہیں تباہی کی طرف کھینچتی چلی جا رہی ہیں۔

بالخصوص جب وہ آج کے معاشرے میں پائی جانے والی ناانصافیوں کا سامنا کرتے ہیں تو فرار کا راستہ ڈھونڈتے ہیں اور یہی فرار انہیں نشے جیسی موذی لعنت کی طرف لے گیا ہے۔ وہ جو مستقبل کے معمار تھے جو آنے والے کل کی باگ ڈور سنبھالنے والے تھے آج اپنی بنیادیں خود ہی کھوکھلی کر رہے ہیں ان کی رگوں کا یہ اندھیر ہمارے کل کو تاریک کرنے میں پیش خیمہ ثابت ہو سکتا ہے۔

لیکن ناامیدی گناہ ہے کیونکہ "ان الیاس قاتل" ناامیدی نوع انسان کی قاتل ہے۔ اگر ہم تصویر کے روشن پہلو کی طرف آئیں تو اور بھی بہت کچھ باقی ہے۔ باضمیر اور فرض شناس نوجوان آج بھی دنیا کے ہر کونے میں نیکی اور مقصدیت کا علم اٹھائے ہمارے مستقبل کو سنوارنے کی سعی میں مصروف عمل ہیں۔ خواہ سائنس ہو یا ادب، حکومت ہو یا خدمت وہ ہر سمت میں اپنے نشان ثبت کرتے نظر آتے ہیں اور یہی نوجوان امید کی وہ کرن ہیں جو مستقبل کے روشن ہونے کی نوید سنا رہے ہیں ہماری دعائیں بھی انہیں کے ساتھ ہیں کہ یہ اپنی اہمیت کو پہچان کر، اپنی ذات سے بالاتر ہو کر عظمت انسانیت کے علمبردار بن کر بنی نوع انسان کو ترقی کی شاہراہ پر گامزن رکھیں اور دنیا کو امن کا گہوارہ بنا دیں

اقبال کا یہ پیغام بھی ان جواہرات بےمثال کے لئے ہے کہ:

کبھی دریا سے مثل موج ابھر کر
کبھی دریا کے سینے میں اتر کر
کبھی دریا کے ساحل سے گزر کر
مقام اپنی خودی کا فاش تر کر

اللہ تعالیٰ ایسے نوجوان ستاروں کی زندگی کے ہر موڑ پر مدد کرے اور ان کا نگہبان ہو۔ آمین۔

اللھم اھدنا الی صراط مستقیم

حدیث نبوی ﷺ

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ان کو دس چیزوں کی نصیحت فرمائی:

○ کبھی شرک نہ کرنا۔ ○ والدین کی نافرمانی نہ کرنا ○ فرض نماز کو کبھی بھی قصداً نہ چھوڑنا ○ زندگی بھر شراب نہ پینا ○ گناہ سے بچنا ○ میدان جنگ سے نہ بھاگنا ○ وباء پھوٹے تو مت بھاگنا ○ اپنے اہل خانہ پر بھلا خرچ کرنا ○ اور ان کو ادب سکھانے کے لئے ان سے لاٹھی نہ اٹھانا ○ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر قائم رہنا۔